Al-Malahem Media
ترجمہ : انصار اللہ اردو
مکمل توقعات
EXPECTATIONS FULL

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الملاحم میڈیا کی پیشکش

EXPECTATIONS FULL

کا اردو ترجمہ

مکمل توقعات

ترجمہ: انصار اللہ اردو

بسم الله الرحمن الرحيم

پیش لفظ

بہت سے مسلمان جہاد کی اگلی صفوں تک پہنچ جانے کا خواب دیکھتے ہیں۔ اُن میں سے ہر ایک کے ذہن میں اِس بات کا اپنا ہی ایک خاص تصور ہوتا ہے کہ جہاد کے میدانوں میں موجود ہونا کیسا ہوتا ہے۔ ایک مسلمان کا تصور دوسرے مسلمان کے تصور سے مختلف ہو سکتا ہے، لیکن یہ تصور یا وہ تصور اُس شخص کے تصور کے کسی طرح بھی قریب نہیں ہو سکتا جو شخص اصل میں یہ سفر طے کر چکا ہے۔ اس دستاویز کے مصنف نے بھی بالکل ایسا ہی کیا۔ (چنانچہ) اِس دستاویز میں ایسی باتیں ہیں جو کہ اگر مصنف خود مغرب سے نہ آیا ہوتا تو یہ باتیں ایک خاص انداز میں بیان نہ کرتا۔ اِس دستاویز میں مصنف اپنے مسلمان برادران کو اِس بات کا شعور فراہم کر رہا ہے کہ اکّیسویں صدی میں ایک مسلمان مجاہد کی زندگی کیسی ہوگی۔ اِس وقت اُمّت پر مسلط کی گئی شدید فکری جنگ ایک ایسے مقام پر پہنچ گئی ہے جہاں اِس نے اکثریت کو اپنے اُن بھائیوں کا ناقدردان بنا دیا ہے جو (بھائی) اُمّت کے اصولوں اور اُس کی عزت کے دفاع کے لئے نکل پڑے ہیں۔

مغرب سے آنے والے مسلمانوں کے لئے یہ تحریر پڑھنا انتہائی ضروری ہے کیونکہ یہ ایسی انتہائی قیمتی معلومات پر مشتمل ہے جو اُنہیں اِس قابل بنادے گی کہ اِس جنگ کے پیمانے میں اپنے کردار کی اہمیت کو بجا طور پر سمجھ سکیں اور اُنہیں ایسی بصیرت فراہم کرے گی کہ مناسب انداز میں اپنے اگلے قدم کا انتخاب کر سکیں۔

جزیرۃ العرب میں مجاہدین کے حالات اب اُس سے کچھ حد تک مختلف ہیں جو اِس دستاویز میں بیان کیے گئے ہیں۔ اِس کی وجہ مجاہدین کی ابین کی حالیہ فتح ہے۔ اِس وقت مجاہدین اِس علاقے کے بیشتر حصے میں اللہ کی شریعت کا نفاذ کرنے کے بعد مسلمانوں کے معاملات کا انتظام چلا رہے ہیں اور توسیع کی حالت میں ہیں، الحمد للہ۔

مکمل توقعات :: سمیر خان رحمہ اللہ

سمیر خان رحمہ اللہ–اِس دستاویز کے تحریر نگار 30 ستمبر 2011ء کو امریکی ڈرونز کا نشانہ بننے کے بعد شیخ انور العولقی کے ساتھ جامِ شہادت نوش کر گئے۔ ہم اللہ سے دعا گو ہیں کہ اُنہیں قبول فرمائے اور اُن کے کام کو اُمّت کے لئے نفع بخش بنا دے۔

یہ ہمارے بھائی سمیر خان کے تجربات کا نچوڑ ہے، اللہ اُن پر رحمت فرمائے۔

الملاحم میڈیا

بہار 2012ء / 1433ھ

مکمل توقعات

تعارف:

جزیرۃ العرب میں ابطالِ اسلام کے درمیان رہتے ہوئے مجھے اِس بابت کافی شعور حاصل ہوا کہ مجاہدین گوریلا جنگ کیسے لڑتے ہیں۔ اُمّت کے مجاہدین کی جانب اپنا سفر شروع کرنے سے پہلے میں ہمیشہ اِس تاثر کے تحت رہا کہ میں (اُن کے پاس پہنچ کر) زیادہ تر وقت بلا واسطہ یا بالواسطہ قتال میں مصروف رہوں گا۔ حقیقت ایسی نہیں ہے۔ مجھے اِس بات کا ادراک ہوا ہے کہ مجاہدین کے ساتھ رہنا اصل میں ایک فرد کے اندازِ زندگی اور عادات کو نئے سرے سے تشکیل دے کر ایسا بنا دینا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا سے قریب تر ہو۔ اِن سلسلہ وار نوٹس میں جو میں نے قلمبند کیے ہیں، میں اِن تجربات کو شیئر کروں گا۔

سمیر ظفر خان

صفائی

اپنے تمام تر جہادی کیریئر کے دوران صاف ستھرا رہنا کبھی بھی اُن مشکلات کی وجہ سے نظر انداز نہیں کیا جانا چاہیئے جو ممکنہ طور پر واقع ہو سکتی ہیں۔ بعض صورتوں میں آپ چند بھائیوں کے ساتھ ایک تنگ کمرے یا گھر میں رہائش پذیر ہوں گے۔ غیر ضروری مسائل سے بچنے کے لئے اپنے آپ کو اور بھائیوں کو اِس بات پر آمادہ کریں کہ کمرے (یا کمروں) کی با قاعدگی سے صفائی کریں۔ جہاں تک آپ کی اپنی ذات کا تعلق ہے تو روازانہ غسل کرنا بہترین ہے مگر کئی حالات میں ممکن نہیں ہوتا۔ جس جگہ آپ وقتی طور پر رہائش پذیر ہوں وہاں پانی کی فراہمی بعض اوقات مسئلہ بن جاتی ہے۔ چنانچہ ایسی صورت احوال میں اپنے سے پہلے دوسروں کا خیال کرنا ضروری ہے۔ بالفاظِ دیگر، اگر آپ کو پانی کی بڑی مقدار استعمال کرنے کی ضرورت نہیں ہے تو پھر اسے استعمال نہ کریں۔

مرکز سے مرکز تک

آپ کا زیادتر وقت ایک مرکز سے دوسرے مرکز تک سفر میں گزرے گا۔ علاقے بھر میں مراکز مختلف قسم کے ہیں۔ اکثر مراکز کے لئے بعض قوانین میں یہ شامل ہے کہ جو بھی ہو مرکز سے باہر سفر نہ کرنا، پست آواز میں بات کرنا، اپنی بندوق نہ چلانا، اور موبائل فون استعمال نہ کرنا۔ بعض مراکز ایسے بھی ہیں جہاں الیکٹرونک آلات کے استعمال پر پابندی عائد ہوتی ہے۔

آپ اِن مراکز کی جانب چند مجاہدین کے ہمراہ سفر کریں گے؛ اور ایسا بھی ہو گا کہ آپ بڑے گروہوں کے ساتھ سفر کریں گے۔ مرکز میں رہتے ہوئے اپنے وقت کو کارآمد بنائیے۔ دن سست رفتار سے گزریں گے۔ اگر آپ مقامی زبان بول سکتے ہیں تو پھر مجاہدین کی صحبت سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش کریں۔ اگر آپ پر کوئی ذمہ داریاں عائد نہیں کی گئیں تو پھر بھرپور کوشش کریں کہ اپنے وقت کا اچھا خاصا حصہ قرآن حفظ کرنے اور دیگر عبادات انجام دینے میں گزاریں۔

مراکز میں رہائش کا دورانیہ ہمیشہ بدلتا رہتا ہے۔ یہ چند گھنٹوں سے لے کر چند مہینوں تک کسی بھی مدت پر محیط ہو سکتا ہے۔ میں مشورہ دیتا ہوں کہ آپ اِس چیز کی مشق اپنے گھر میں، یا کسی دوست کے گھر میں، یا ہوٹل / موٹل میں، یا پہاڑوں پر یا کسی مسجد میں کریں۔ اُس جگہ پورا ایک ہفتہ یا جتنا زیادہ عرصہ آپ رہ سکتے ہیں، ایک یا دو دوستوں کے ہمراہ رہیں؛ الیکٹرونک کے کوئی بھی آلات استعمال نہ کریں۔ اپنا موبائل فون صرف اضطراری حالت میں استعمال کریں۔ اِس عرصے میں اضطراری حالات کے سوا اُس جگہ سے بالکل باہر نہ جائیں۔ کتابیں پڑھنے، قرآن حفظ کرنے، اُس پر تفکر و تدبر کرنے، طویل دورانیوں تک ذکر کرنے، اپنے ساتھیوں کے ہمراہ اچھا وقت گزارنے، نوافل ادا کرنے، لمبی دعائیں کرنے، جسمانی ریاضت کرنے، عسکری رہنمائی والے کتابچے پڑھنے (انہیں پرنٹ کر لیں)، لڑائی کی حرکات اور مختلف عسکری مہارتوں کی مشق کرنے، کھانا پکانے، اپنے کپڑے صاف کرنے، اپنی جائے رہائش صاف کرنے، اور صاف ستھرا رہنے کی عادتیں ڈالیں۔ اپنے ساتھیوں سے بات کرتے وقت اپنی آواز پست رکھنے کا انداز اپنائیں۔ اِس بات کی یقین دہانی کر لیں کہ آپ نے اپنے عرصۂ قیام کے لئے کافی کھانا ساتھ رکھا ہے، معدے کی تکالیف سے محفوظ رہنے کے لئے ضرورت سے زیادہ کھانے سے بچیں۔ اور آخر میں سر درد، بخار، سردی، معدے کی تکالیف کے لئے ضروری ادویات اور حشرات مارنے کی سپرے بھی ساتھ رکھیں۔ مسجد میں ایک ہفتے کے لئے اعتکاف کرنا اِس مقصد کے لئے ایک مشق ہے، لیکن یہ ویسا مکمل تأثر فراہم نہیں کرتا جو چند دوستوں کے ہمراہ کسی ایسی غیر عوامی جگہ پر رہنے سے حاصل ہوتا ہے جہاں لوگوں کی روزانہ آمد و رفت نہیں ہوتی۔

آپ کو فارغ وقت کی قدر اُس وقت آنے لگے گی جب آپ اِس سے محروم ہوں گے۔ پس اپنے فارغ وقت سے فائدہ اُٹھائیں اور اسے عقلمندی سے استعمال کریں۔ جہاد میں فارغ وقت اللہ کی طرف سے ایک رحمت ہے اور کوئی منفی پہلو نہیں ہے۔ مثال کے طور پر عراق میں مجاہدین کا ایک گروہ تھا جو ایک گھر میں لگاتار تین ماہ تک رہا اور اُنہیں کسی لڑائی سے واسطہ نہ پڑا حالانکہ اُس وقت جنگ زوروں پر تھی۔ افغانستان سے آنے والے ایک بھائی نے بھی مجھے بتایا کہ وہ وہاں ایک سال رہا اور صرف ایک کاروائی میں حصہ لے سکا۔ یہ کوئی منفرد واقعات نہیں ہیں، ایسا ہونا بالکل نارمل ہے۔ طویل عرصوں تک لڑائی سے واسطہ نہ پڑنا وہ کیفیت ہے جس سے ہم میں سے اکثر کو گزرنا پڑتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں پر زور تاکید کرتا ہوں کہ مغرب میں

بھائی اپنے ملکوں کے اندر ہی جہاد کریں کیونکہ وہ یہ انتخاب کر سکتے ہیں کہ کب لڑنا ہے اور کب نہیں لڑنا۔ تاہم جہادی میدانوں میں آپ صبر کے ثمرات چکھتے ہیں۔ یہ ساری مشقیں کرنے کا مقصد صرف اپنے آپ کو اُن حقائق کے لئے تیار کرنا نہیں جن سے آپ کو مجاہدین کے مراکز پر واسطہ پڑے گا بلکہ اِن کا مقصد یہ بھی ہے کہ اپنی روح کو اُس مادی دنیا سے منقطع کریں جس سے ہم میں سے اکثر بآسانی دل لگا لیتے ہیں۔

بیرونِ خانہ رہنا

بیرونِ خانہ رہنا، مراکز میں رہنے میں، سب سے زیادہ مشکل ہو گا۔ بعض مراکز میں یہ اتنا مشکل نہیں ہو گا کیونکہ مجاہدین خیمے گاڑھ لیں گے اور شاید کچھ بنیادی آسائشیں بھی موجود ہوں۔ اگرچہ یہ بھی ممکن ہے کہ ایسا بھی ہو کہ کہیں ایسا کچھ بھی موجود نہ ہو (یعنی خیمے اور بنیادی آسائشات وغیرہ) اور آپ کو ریت، پتھروں، یا گھاس پر سونا پڑے۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کے پاس کمبل اور سونے والے بیگ بھی میسر نہ ہوں۔

جہاں تک موسم کا معاملہ ہے، آپ کو ملک میں پہنچنے سے پہلے اُس کے بارے میں کچھ چھان بین کر لینی چاہئے کہ دن اور رات کا موسم کیسا ہوتا ہے، خاص طور پر صحراؤں، پہاڑی علاقوں، اور جنگلوں میں۔ آپ کو بیرونِ خانہ بیشتر وقت اپنے بوٹ یا سینڈل پہن کے رکھنے ہوں گے، لیکن آپ کو روزانہ یا کم از کم ہر تین دنوں میں انہیں اُتارنے کی عادت ڈالنی ہو گی تاکہ پیروں کے مسائل سے دوچار ہونے سے بچ سکیں۔ افغانستان میں ایک بھائی ہر تین دنوں بعد جوتے اُتارنے کی عادت پر تو کاربند رہا لیکن اُس نے اپنے پاؤں خوب اچھی طرح دھونے کا کام نہ کیا؛ کچھ عرصے بعد اُسے پیروں کا ایک عجیب مرض لاحق ہو گیا جس میں اُس کی چھوٹی انگلی اُس کے پاؤں کے نیچے کی جانب دھنس گئی۔ اس کے بعد وہ چلنے پھرنے سے قاصر ہو گیا۔ اپنے پیروں کا اچھی طرح خیال رکھیں اور انہیں ٹھیک طرح سے دھوئیں۔

"یہ ایک راز ہے"

عصرِ حاضر کے جہاد کا ایک ستون رازداری ہے۔ اگر مجاہدین آپس میں اِس پر عملدرآمد نہ کریں تو ممکن ہے کہ جہاد کو نقصان پہنچے۔ یہاں مطلب یہ ہے کہ لوگوں سے اپنی ذاتی معلومات کو خفیہ رکھنا ماسوائے اُن تفصیلات کے جن کی امیر نے اجازت دی ہو۔ ایسا اِس لئے ہے کہ اگر ایک مجاہد کفار یا مرتدین کے ہاتھوں پکڑا جائے اور اذیت کے ذریعے اُس کی تفتیش ہو تو ممکن ہے کہ وہ آپ کا نام اور جہاں سے آپ کا تعلق ہے، افشا کر دے۔ چنانچہ، بہ امر مثال اگر میں برٹش ہوں لیکن نسلی طور پر انڈین پس منظر رکھتا ہوں تو میں بھائیوں کو کہوں گا کہ میں فلاں فلاں جگہ سے ہوں (جو جگہ اصل میں آپ سے متعلق نہیں ہے)۔ یا اگر آپ اُنہیں کہہ دیں "امنیت" جس کا مطلب ہے کہ یہ ایک معتبر راز ہے، تو وہ سمجھ جائیں گے کہ یہ راز ہے اور دوبارہ پوچھنے سے گریز کریں گے۔ تاہم اِس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ اپنے آپ کو بالکل ایک روبوٹ جیسا ہی بنالیں اور جب بھائی آپ سے بات کریں تو اُنہیں جواب ہی نہ دیں۔ آپ کو بس یہ کرنا ہے کہ بات کرتے ہوئے یا کسی سوال کا جواب دیتے ہوئے محتاط رہنا ہے۔

علاوہ ازیں، کچھ خاص سوالات ہیں جنہیں پوچھنے سے آپ کو گریز کرنا چاہئے۔ اِن میں سے بعض یہ ہیں: "آپ کہاں سے ہیں"، "آپ کتنے عرصے سے جہاد میں ہیں"، "فلاں فلاں کہاں رہائش پذیر ہے"، "فلاں فلاں کاروائی کے لئے کب جائے گا"، اور "ہم اِس مرکز کو چھوڑ کر کب جائیں گے"۔ ایسا اِس لئے ہے کہ ہم نہیں چاہتے کہ اپنی صفوں میں موجود ممکنہ جاسوسوں کو اس معلومات سے فائدہ اُٹھانے دیں۔ مزید یہ کہ آپ جتنے اِس قسم کے سوالات پوچھیں گے اُتنا ہی مجاہدین اور قیادت آپ کے بارے میں جاسوس کا گمان کریں گے اور آپ پر گہری نگاہ رکھتے ہوئے آپ کو اپنے شک وشبہے کی فہرست میں شامل کرلیں گے۔

مغرب کیوں نہیں؟

اگر آپ مغرب سے آرہے ہیں، خاص طور پر امریکہ سے، تو ہو سکتا ہے کہ مجاہدین کے لیڈر یا وہ لوگ جو جانتے ہیں کہ آپ کہاں سے ہیں، آپ سے پوچھیں کہ آپ نے اپنے ملک کے اندر رہ کر جہاد میں حصہ کیوں

نہیں لیا۔ اگر آپ اُنہیں کہتے ہیں کہ "مجاہدین کی مدد کرنے کے لئے" تو ہو سکتا ہے کہ وہ آپ کو کہیں دشمن کے اندر سے اُس پر حملہ کرنا جہاد کی مدد کرنے کے بہترین طریقوں میں سے ایک ہے۔ وہ یقیناً آپ کو گھر واپس جانے پر مجبور نہیں کریں گے لیکن وہ یہ آپشن آپ کے لئے کھلی چھوڑ دیں گے کہ ہو سکتا ہے کہ اگر آپ کا ذہن بدل جائے تو آپ واپس گھر جا کر دشمن پر حملہ کرنے کا فیصلہ کر لیں۔

میں مغرب سے آنے والے تمام بھائیوں اور بہنوں کو پر زور تاکید کرتا ہوں کہ امریکہ پر اس کے اندر سے حملہ کرنے پر غور کریں۔ اِس کے اثرات عظیم تر ہوتے ہیں، یہ چیز دشمن کو شرمندہ کر دیتی ہے اور اِس قسم کے انفرادی فیصلہ کرنے والے حملے اُن کے لئے سنبھالنے تقریباً ناممکن ہوتے ہیں۔

ہوائی بمباری

دشمن کی جانب سے ہوائی بمباری کا سامنا کرنا کوئی نئی بات نہیں ہے۔ افغانستان میں اور اسی طرح دوسرے ممالک میں مجاہدین روزانہ اس خطرے کا سامنا کرتے ہیں۔ جب پہلی مرتبہ اِس کا سامنا ہو گا تو یہ یقیناً زندگی بدل ڈالنے والا تجربہ ہو گا۔ کسی بھی انسان کے لئے یہ نارمل ہے کہ وہ جیٹس، ہیلی کاپٹرز، جاسوس طیاروں، بحری جہازوں اور ایسی ہر چیز سے فائر کئے جانے والے میزائلوں سے ہِل کر رہ جائے۔ دشمن کے طریقوں میں سے ایک یہ ہے کہ وہ ایک جاسوس طیارہ استعمال میں لائیں گے کہ وہ آپ کے علاقے کے اوپر ایک طویل وقت تک پرواز کرتا رہے گا۔ آپ اُس کی تیز بھنبھناہٹ جیسی جھنجھلاہٹ آمیز آواز سنیں گے۔ پھر جب دشمن ہوائی جاسوسی اور زمینی جاسوسوں کے ذریعے ہدف کے بارے میں کافی معلومات اکٹھی کر لیتا ہے تو اس کے بعد وہ علاقے پر مختلف قسم کے میزائلوں سے حملہ کرتے ہیں۔ حملے کے بعد وہ کسی قسم کی حرکت پر نظر رکھنے کے لئے اپنے جاسوس طیارے استعمال کرتے ہیں اور پھر وہ باقی ماندہ مجاہدین کو بھی شہید کر دیتے ہیں یا کبھی نہیں بھی کرتے۔ ہم پر بمباری کرنے کے لئے یہی حکمتِ عملی اختیار کی جاتی ہے۔

میزائل اور بم مختلف نوعیت کے ہوتے ہیں۔ میں نے افغانستان کی ایسی تصاویر دیکھی ہیں جہاں میزائل اور بموں نے 5 سے 10 میٹر گہرے اور 10 سے 20 میٹر چوڑے گڑھے چھوڑے۔ یمن میں میں نے کلسٹر

بموں کا سامنا کیا۔ اِن میزائلوں نے ایسے گڑھے چھوڑے جو تقریباً آدھا میٹر گہرے اور غالباً 4 سے 5 فٹ چوڑے تھے۔ جب بمباری ختم ہو جاتی ہے اور آپ کو علاقہ چھوڑنے کا کہا جاتا ہے تو ہو سکتا ہے کہ کلسٹر بم سارے علاقے میں بم چھوڑ گیا ہو، لہٰذا اس بات کی احتیاط کریں کہ آپ کہاں قدم رکھ رہے ہیں۔ جو چیز آپ کو دھچکا لگائے گی وہ دھماکے کی آواز ہے کیونکہ اِس کا مقصد ہدف کو کان پھاڑ دینے والے دھماکے سے حیرت کا دھچکا دینا ہوتا ہے۔ آپ بمباری ہوتے وقت یقیناً اپنے کانوں کو ممکن ترین حد تک سختی سے بند کرنا چاہیں گے کیونکہ آپ سماعت کے مسئلوں سے بچنا چاہتے ہیں۔

دھماکوں کے دوران آپ جس قدر ہو سکے ذکر اور دعائیں کریں۔ کلمے کی مسلسل تکرار کرتے جائیں۔ اگر آپ خوف محسوس کریں تو جنت کے بارے میں سوچیں؛ اپنی آنکھیں بند کریں اور اپنے آپ کو جنت میں تصور کریں، اِس کے عظیم الشان دروازوں میں داخل ہونے کا تصور کریں۔ اپنے خوبصورت محل پر نگاہ ڈالنے کا تصور باندھیں جہاں نیچے شہد، دودھ، اور شراب کی نہریں بہہ رہی ہیں۔ اپنی حور کے بارے میں سوچیں جو آپ کی منتظر ہیں اور ساتھ ہی ساتھ انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین سے ملاقات کا تصور کریں۔ ہمارے پیارے رسول محمد ﷺ کے ساتھ مسکرانے اور ہنسنے کا تصور کریں۔ اللہ کو دیکھنے اور اپنے آپ کے لئے اُس کی رضامندی کا تصور کریں۔ جنت کی ساری اچھی چیزوں کو سوچیں۔ اللہ سے مستقل دعا کریں کہ آپ کو بطور شہید قبول فرمالے۔ میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ جب کوئی دشمن کی ہوائی بمباری کے نیچے ہوتا ہے تو دنیا میں کوئی اور ایسا وقت نہیں ہوتا جب بندہ خود کو اپنے رب سے اِس سے زیادہ قریب محسوس کرے۔ ایسا اِس لئے ہے کہ اُس وقت بندہ اِس دنیا سے جان چھڑانے اور اُخروی زندگی کی بابرکت منازل میں منتقل ہونے کا انتظار کرتے ہوئے موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے مسکرا رہا ہوتا ہے۔

جہاں تک اپنے آپ کو دشمن کی بمباری سے بچانے اور یہ جاننے کی بات ہے کہ بمباری کے دوران کیا کِیا جائے، یہ سب باتیں آپ کو اُس وقت سکھائی جائیں گی جب آپ مجاہدین کی صفوں میں شامل ہو جائیں گے۔

زخم کی صورت میں طرزِ عمل

جہاد میں زخمی ہونا بعید القیاس نہیں ہے اور زخم چاہے چھوٹے ہوں یا بڑے، ان کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ اگرچہ ایسے بھائی ہیں جنہوں نے کئی سالوں جہاد لڑا مگر پھر بھی زخمی نہیں ہوئے۔ کبھی زخم کا تعلق دشمن سے قطعاً نہیں ہو گا، یہ گر کر چوٹ لگ جانے، کسی جانور کے کاٹنے، یا کسی چیز کی تیز دھار سطح پر پاؤں آ جانے سے لگ جائے گا۔ اگر آپ جہاد میں زخمی ہو جائیں تو آپ کو صبر سے کام لینا چاہئے۔ ممکن ہے کہ اللہ اِس زخم کے ذریعے آپ کی روح قبض کر لے اور آپ کو شہادت عنایت کر دے۔ اور اگر وہ آپ کی روح قبض نہ کرے تو پھر یہ ممکن ہے کہ اللہ آپ کے تمام گناہ بخش دے اور آپ کو عظیم اجر عطا فرمائے۔ یاد رکھیں کہ اگر آپ لڑائی نہ کرتے ہوئے زخمی ہوں تو بھی آپ جہاد ہی میں شمار ہوں گے۔ فی الحقیقت آپ کُل وقتی طور پر جہاد ہی میں ہیں یہاں تک کہ آپ وفات پا جائیں یا جہاد چھوڑ جائیں۔ لہٰذا اگر آپ صبر کریں گے تو ان شاءاللہ زخم اللہ کی طرف سے مغفرت اور اجر کا ذریعہ بن جائے گا۔

اپنے زخموں کی اچھی طرح دیکھ بھال کریں اور کبھی بھی کھلے زخموں کو نظر انداز مت کریں کیونکہ یہ سوزش کا شکار ہو سکتے ہیں اور زخم خراب ہو سکتا ہے۔ الحمدللہ مجاہدین کے ساتھ ایسے کئی بھائی ہیں جو طب اور زخموں کی مرہم پٹی میں ماہر ہیں۔ چنانچہ پریشان نہ ہوں اور اللہ پر بھروسہ کریں۔ میرا مشورہ ہے کہ کچھ پٹیاں اور اِس کے علاوہ جو چیز بھی آپ کو اہم اور ہلکی لگتی ہے اپنی جیب میں رکھا کریں۔

خدمۃ

لفظ "خدمۃ" (عربی) کے معنی خدمت کے ہیں۔ جب آپ مجاہدین کے ساتھ اُن کے مراکز میں ہوں گے تو آپ ہر کسی کو بھائیوں کی خدمت کرنے کے لئے کچھ نہ کچھ کرنے کی کوشش کرتا پائیں گے، چاہے یہ کوشش بڑی ہو یا چھوٹی۔ آپ بے کار لوگوں کا گروہ اِدھر اُدھر بیٹھا نہیں دیکھیں گے جو کچھ نہ کر رہے ہوں اور اپنا وقت برباد کر رہے ہوں۔ بلکہ آپ اُنہیں اپنے وقت کا مفید استعمال کرتے ہوئے دیکھیں گے۔ مثال کے طور پر، اگر آپ مجاہدین کے پانی پینے کی بوتلیں خالی دیکھیں تو کسی سے یہ مت پوچھیں کہ اُنہیں بھری

ہوئی ہونا چاہئیں؛بس اُٹھ جائیں اور اُن کے لئے بھر دیں اور اللہ سے اجر کی امید رکھیں۔اُن کی تعریف اور ستائش کی امید نہ لگائیں بلکہ اللہ کی خوشنودی کے طلبگار رہیں۔

آپ مجاہدین کو قربانی دینے والے لوگ پائیں گے؛پس جب کوئی بھائی پیاسا ہوتا ہے تو پہلے خود پانی پینے کی بجائے وہ دوسروں کو دے دیتا ہے جو پیاسے ہوتے ہیں۔جب سب خوب سیر ہو کر پی لیتے ہیں تو وہ آخر میں پیتا ہے۔یہ مجاہدین کے درمیان ایک عام عادت ہے۔ماشاءاللہ ایک بھائی ہے جس کا نام ہم نے "چائے والا" رکھا ہوا ہے کیونکہ وہ بھائیوں کو چائے پیش کرتا رہتا ہے چاہے خود روزے سے بھی ہو! اُس کی چائے ہمیشہ بہت مزیدار اور احتیاط سے تیار کی گئی ہوتی ہے۔بھائی اُس سے چائے طلب بھی نہیں کرتے اور بھائی تیار چائے اور صاف ستھرے گلاسوں کے ساتھ یکدم نمودار ہو جاتا ہے۔آپ اُسے کبھی بھی چائے پیش کرتے ہوئے قدم گھسیٹ کر (بددلی سے) چلتے ہوئے نہیں دیکھیں گے،وہ ہمیشہ اپنے مجاہدین بھائیوں کی خدمت کرنے میں خوشی محسوس کرتا ہے۔

ایک لمحے کے لئے بھی یہ مت سوچیں کہ محض اِس وجہ سے کہ آپ غیر ملکی ہیں یا مجاہدین کے مہمان ہیں تو اِس لئے آپ کو بھائیوں کی مدد نہیں کرنی چاہئے۔آپ کو ہمیشہ اُنہیں ہر کام میں اپنی خدمات فراہم کرنی چاہئیں چاہے کھانے،پینے،کھدائی،صفائی،مرمت کا کام ہو یا اور کوئی بھی کام ہو۔

ٹریننگ کیمپس

القاعدہ کے ٹریننگ کیمپ کسی طرح سے بھی آسان نہیں ہیں، حتیٰ کہ تجربہ کار لوگوں کے لئے بھی (مشکل ہیں)۔صبر اور برداشت کا بھرپور ذخیرہ درکار ہوتا ہے۔القاعدہ میں ہمیں اِس چیز کی فکر نہیں ہے کہ آپ کے مسلز (پٹھوں) کا کیا سائز ہے، آپ کتنی تیز رفتاری سے دوڑتے ہیں، آپ کی ٹانگیں کتنی مضبوط ہیں وغیرہ؛اگرچہ اِن چیزوں کو مضبوط بنایا جائے گا لیکن ہم مستقل مزاجی اور صبر (کا مظاہرہ کرنے) میں دشمن پر سبقت لے جانے پر خصوصی توجہ دیتے ہیں۔سو یہ بات نہیں ہے کہ کون سب سے تیز دوڑتا ہے بلکہ یہ اہم ہے کہ کون سارا ساز و سامان اُٹھائے میلوں تک دوڑ سکتا ہے۔یہ بات نہیں ہے کہ کون تمام عسکری

تعلیمات کو سب سے جلدی یاد کر سکتا ہے بلکہ یہ اہم ہے کہ کون انہیں درست طرح سے سمجھ سکتا ہے اور اگر کوئی بہتر حل ممکن ہو تو وہ پیش کر سکتا ہے۔

آج جہاد کو ذہانت، صبر، برداشت، اور اللہ پر بہت زیادہ ایمان اور یقین کی ضرورت ہے۔ یہ محض دشمن کے مراکز پر دھاوا بول دینے اور اُن پر قابو پا لینے کی کوشش کرنے سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ اِس کا تعلق اِس بات سے ہے کہ اگلے طویل عرصے میں کیا کرنا ہے (منصوبہ بندی) اور اسے کس طرح ممکن بنانا ہے (منصوبے کی تکمیل کے لئے عملی پروگرام)۔ ہم اپنی ٹریننگ میں صحیح اور کارآمد تربیتی فنی مہارتیں اور حکمتِ عملی فراہم کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اپنے جنگجوؤں کو لوہے کا اور فولادی بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔

جسمانی تربیت روزانہ کئی ڈنڈ نکالنا، اُٹھک بیٹھکوں اور مختلف قسم کی ورزشوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ اِس کے علاوہ مجاہدین کے لئے بہت سی مختلف اور منفرد قسم کی رکاوٹیں قائم کی جاتی ہیں کہ وہ اُن میں سے گزریں، تا کہ اُنہیں اِس بات کا حقیقت سے قریب ترین تجربہ حاصل ہو کہ اصل کاروائی میں حصہ لینا کیسا ہوتا ہے؟ آپ کے جسم میں قدرتی طاقت پیدا کرنے پر بھی خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ مثال کے طور پر افغانستان میں الفاروق ٹریننگ کیمپ میں ٹرینر نے تمام مجاہدین کو حکم دیا کہ وہ اپنے جوتے اور جرابیں اُتار دیں اور پہاڑوں پر ہر چیز بشمول تنکوں، کانٹوں، کیچڑ، تیز پتھروں وغیرہ پر سے گزرتے ہوئے ننگے پاؤں چلیں۔ کئی مجاہدین خون آلود قدموں کے ساتھ واپس آئے۔ یہ سب اِس لئے کیا گیا تا کہ اُن کے پیروں میں قدرتی طاقت پیدا ہو اور وہ سخت اور کھردرے ہو جائیں کیونکہ ایسی صورتحال پیدا ہو سکتی ہے جِس میں مجاہد کسی جیل سے بھاگ نکلتا ہے اور اُس کے پاس کوئی جوتے نہیں ہوتے جنہیں پہن کر وہ چل سکے، یا مجاہدین کسی وقت کسی بھی وجہ سے جوتوں سے محروم ہو سکتے ہیں اور پھر اُنہیں پہاڑوں پر ننگے پاؤں چلنا پڑتا ہے۔

کیمپ کا ٹرینر گوریلا اندازِ جنگ کو بھی بیان کرتا ہے؛ اِس کی تاریخ، اِس کی اہمیت، اِس کی حکمتِ عملی وغیرہ، جسے وہ کتابوں کے ایسے مجموعے سے لیتا ہے جو جہادی مصنفین کی بھی ہوتی ہیں اور غیر جہادی تصانیف بھی ہوتی ہیں۔ مختصراً یہ کہ بدترین حالات کے لئے تیار رہیں اور بہترین کی امید رکھیں۔

اپنی فیملی کو ساتھ لانا

اگر آپ کی فیملی ہے جسے آپ جہاد میں ساتھ لانا چاہتے ہیں تو ایسا کرنا مجاہدین کے راستوں اور نقل و حمل کے ڈھانچے کے پیشِ نظر ممکن ہو بھی سکتا ہے اور نہیں بھی ہو سکتا۔ مثال کے طور پر یمن میں اپنی بیوی اور بچوں کو ساتھ لے جا کر مجاہدین کے درمیان رہنا انتہائی مشکل ہے۔ دیگر علاقوں میں یہ شاید مسئلہ نہ ہو۔ سو اگر آپ کو معلوم ہے کہ جس جگہ آپ جا رہے ہیں وہ اِس لحاظ سے تنگ ہے تو پھر آپ یہ کر سکتے ہیں کہ اپنی فیملی کو اُس جگہ لے جائیں لیکن اُنہیں کسی شہر میں رکھیں جہاں وہ امن میں رہیں گے اور ساتھی اُن کی دیکھ بھال اور حفاظت کرتے رہیں گے۔ آپ اُنہیں اِس خطرے میں نہیں ڈالنا چاہیں گے کہ مرتدین کے ہاتھوں پکڑے جائیں اور اُن کی آبروریزی ہو اور وہ اذیتیں اُٹھائیں اور آپ کے بارے میں معلومات اُگل دیں۔

مقامی سیاست

آپ کو اُس ملک کی مقامی سیاست اور لوگوں کے مسائل سے آگاہ ہونا چاہئے جس ملک کی طرف آپ سفر کرنا چاہتے ہیں۔ شہری آبادی پر حکومت یا بیرونی قوتوں کے ظلم و جارحیت کے بارے میں آگاہ ہونے کے ساتھ ساتھ آپ کو بڑی تحریکوں، اُن کے اہداف، اور سرگرمیوں کے بارے میں بھی آگاہ ہونا چاہئے۔ مثال کے طور پر یمن میں شمال کی جانب حوثی شیعہ ہیں جو یمنی اور سعودی حکومتوں سے لڑ رہے ہیں، جنوب میں حیراک (کمیونسٹ فرقہ) یمنی حکومت سے لڑ رہا ہے۔ شکوک و شبہات سے بچنے کے لئے آپ کو (مقامی) لوگوں کے طرزِ فکر سے بھی آگاہ ہونا چاہئے۔ اگر آپ اُس ملک کی میڈیا رپورٹس پر نظر رکھیں تو یہ سب معلومات حاصل ہو سکتی ہیں۔

اذکار کی اہمیت

جہاد میں آنے سے پہلے میں اذکار کی اہمیت جانتا تھا مگر مجھے اِس کے فوائد کا تجربہ نہیں تھا۔ جب میں مجاہدین سے پہلے دِن ملا، طلوع آفتاب سے قبل، تو ایک مجاہد نے مجھے اذکار پڑھنے کے لئے کہا۔ اُس نے مزید

وضاحت کی کہ سعودیہ کی مرتد حکومت کے پاس ایسے لوگ ہیں جو بُرے جِنات سے کام لے کر مجاہدین کی جاسوسی کرتے ہیں اور اُن کے مقامات کی معلومات فراہم کرتے ہیں۔ مجھے حیرت ہوئی اور میں اِس بات پر یقین نہ کر سکا۔ بعد ازاں اور مجاہدین بشمول بعض شیوخ نے بھی اِس بات کی تصدیق کی جن کا کہنا تھا کہ یہی کام یمن کے مرتدین بھی کرتے ہیں۔ وہ مجاہدین سے لڑنے کے لئے سحر (جادو) کا استعمال کرتے ہیں۔ تاہم اللہ کے فضل سے بہت سے اچھے جِن بھی ہیں جو مجاہدین کی حفاظت کرتے ہیں اور ہمارا دفاع کرتے ہیں۔ یہ غیب کی دنیا ہے اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ چنانچہ یہ لازم ہے کہ آپ صبح وشام کے اذکار یاد کرنے شروع کر دیں اور روزانہ اِن کا ورد کرنے کی عادت بنالیں اور اپنے آپ کو ایک دن بھی ناغہ کرنے کا کوئی بہانہ نہ بنانے دیں۔ آپ کو ایسا اپنے آپ کو شیطان اور اُن بُرے جِنات سے بچانے کے لئے کرنا ہے جو شیاطینِ انس کے لئے کام کرتے ہیں۔

یہاں توقعات اور ہر وہ چیز جس کی جہاد پر ہوتے ہوئے آپ کو توقع ہونی چاہئے کے بارے میں خلاصۃً معلومات کا اختتام ہوتا ہے۔ ممکن ہے کچھ چیزیں دانستہ یا نادانستہ طور پر رہ گئی ہوں؛ جو چیزیں دانستہ طور پر رہ گئی ہیں وہ اِس لئے ہیں کہ ہم اپنے دشمن کو یہ جانکاری نہیں دینا چاہتے کہ ہم کیا کرتے ہیں۔ میں نے اِس میں سے کچھ بھی اِس لئے نہیں لکھا کہ اپنے قارئین کو خوفزدہ کروں یا اُنہیں دوبارہ سوچنے پر مجبور کر دوں بلکہ میں اُنہیں حقائق کے لئے تیار کرنا چاہتا ہوں تاکہ وہ جہاد کو چھوڑنے کے کبیرہ گناہ کا ارتکاب نہ کریں جبکہ اللہ نے اُنہیں یہ موقع عنایت فرمایا ہے۔ مزید بر آں، اب جبکہ آپ کو معلوم ہو گیا ہے کہ کیا توقعات رکھنی ہیں، آپ مغرب میں جہاد کرنے سے اِن کا موازنہ کر سکتے ہیں، فائدوں اور نقصانات کا تجزیہ کر سکتے ہیں، اور پھر اپنا فیصلہ کر سکتے ہیں۔

اخوانکم فی الاسلام

https://bab-ul-islam.net/forumdisplay.php?f=101

انصار اللہ اردو

باب الاسلام فورم کے روابط

http://bab-ul-islam.net

https://bab-ul-islam.net

http://203.211.136.84/~babislam

اہم نوٹ:

باب الاسلام فورم کو https:// کے ساتھ استعمال کریں